بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈیلیوژن اور اَلیوژن کا مطلب و مفہوم

چھوٹے بچوں کے سمجھنے کیلئے

کچھ عرصہ سے بعض حضرات نفسیات کی چند اصطلاحات کا استعمال کر رہے ہیں پر اُن کی تحریر جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف دوسروں کو اس کا مطلب و مفہوم سمجھانے سے قاصر رہے بلکہ خود بھی ان الفاظ delusion اور illusion کے معنی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان حضرت کے بقول ڈیلیوژن ایک نفسیاتی بیماری ہے جو پاگلوں کو ہوا کرتی ہے اور پاگل وہ ہوتے ہیں جو ایلیوژن یا ڈیلیوژن کا شکار ہوتے ہیں۔ بقول ان صاحب کے ان کو یک بہت بڑے مستند ماہر نفسیات کی خدمات حاصل ہیں جو ان حضرت کے کان میں سرگوشی کرتے رہتے ہیں کہ ایسے لوگ جو ڈیلیوژن کا شکار ہوں وہ پاگل ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں سے بات چیت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

کبھی کبھی ماتم کرنے کو دل کرتا ہے اور دل خون کے آنسوں رُوتا ہے کہ اللہ میاں نے کن زمانہ قدیم کے فرسودہ خیالات رکھنے والے لوگوں سے واسطہ ڈال دیا ہے۔ اے کاش یہ لوگ سرسید احمد خان کی بات ہی مان لیتے۔ جدید تعلیم سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف رغبت کرتے۔ اور اپنے صدیوں سے بند اور مفلوج دماغوں کو جدید علم کی روشنی میں جلا بخشتے۔

ڈیلیوژن کیا ہوتا ہے اور ڈیلیوژن ڈس آرڈرز delusional disorders کیا ہوتی ہیں؟؟ آیئے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور اسی طرح اس بات کا بھی جائزہ لیتے ہیں کہ ایلیوژن کسے کہتے ہیں اور ایلیوژن میں کون لوگ مبتلا ہوتے ہیں؟؟

سقراط کے مطابق علم کا حصول یعنی جاننے کا عمل اصطلاحات کی تعریف کے بغیر ممکن نہیں۔ لہذا ہمیں سب سے پہلے ڈیلیوژن اور ایلیوژن کی تعریف یعنی definition آپ کو سکھلانی ہونگی۔ اور بقول سقراط جب کسی اصطلاح کی ٹھیک ٹھیک تعریف کر دی جائے تو پھر جو ذہنی خاکے یا concept جنم لیتے ہیں اُس سے جاننے کے عمل میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح نئے علوم جنم لیتے ہیں۔

ڈیلیوژن کی سادہ سی تعریف ہم اس طرح کر سکتے ہیں۔ "ڈیلیوژن اُس غلط یقین یا عقیدے یا perception کا نام ہے جو حقائق کی غلط تشریحات کی بناء پر جنم لیتا ہے۔ جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا اور ڈیلیوژن میں مبتلا شخص ان تمام شواہد کے باوجود جو اُسکے قائم کردہ غلط عقیدے، یقین یا perception کے خلاف ہوتے ہیں پر پورے یقین کے ساتھ قائم رہتا ہے۔"

مزید سادہ الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ڈیلیوژن ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں حقیقت تو موجود نہیں ہوتی پر اُسے حقیقت بنا کر مریض اپنے دماغ میں اس قدر پختہ تر کر لیتا ہے کہ تمام شواہد اور کوششوں کے باوجود بھی وہ اس پر قائم رہتا ہے جس کا حقیقت سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔

ڈیلیوژن کی تعریف کو سمجھنے کے بعد ہم اس کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کو سمجھانے کیلئے میں آپ کو ایک سچی مثال دیتا ہوں۔
۲۰ ر فروری ۱۸۸٦ کو حضرت مسیح موعود کو ایک پیشگوئی عطا کی گئی جس میں دو وجود یا دو نشانات کی خبر دی گئی تھی۔ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا جس نے آپکے تخم سے پیدا ہونا تھا اور دوسرا زکی غلام جس کی بابت ملہم پر آپ کی وفات تک مبشر الہامات نازل ہوتے رہے یعنی وہ وجود جو آپکی ذریت میں پیدا ہی نہیں ہوا جس پر تمام شواہد موجود ہیں۔ اب ملہم کا ایک بیٹا اس بات کا باقاعدہ دعویدار بن بیٹھتا ہے کہ وہ وجود تو میں ہوں۔ اور اس یقین پر نا صرف خود قائم ہو جاتا ہے بلکہ اپنے مریدوں کے ذہنوں میں بھی یہ خیال پختہ تر کر دیتا ہے۔ چونکہ ایسا شخص mistaken perceptions کا

شکار ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور تمام تشریحات اور شواہد اُس کے یقین کے خلاف جاتے ہیں لہٰذا ہم بلا شبہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا شخص ڈیلیوژن کا شکار تھا۔

اب ایسا شخص جو ڈیلیوژن کا شکار ہے اور ہزاروں لاکھوں مرید بھی رکھتا ہے جو اُس پر دل اور جان قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں اپنے ان ڈیلیوژن کو اپنے مریدوں میں منتقل کر کے اُنہیں بھی ڈیلیوژن میں مبتلا کر دیتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان ڈیلیوژن کا پیر صاحب سے مریدوں میں منتقل ہونا محض ایک قدرتی امر ہے۔ درحقیقت مرزا بشیر الدین کا حقائق اور شواہد جو وقتاً فوقتاً ان کے سامنے پیش کئے جانے کے باوجود ڈیلیوژن کا شکار ہونا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ طاقت کے نشے یعنی grandiosity delusion of میں بھی مبتلا تھے۔ اور پھر مریدوں کے اذہان میں اِنہیں delusional perceptions کو وقت کے ساتھ پختہ تر کر دیا جاتا ہے اور اس طرح پوری کی پوری جماعت کو chronic delusional disorder میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ ان عقائد کو وقت کے ساتھ نہایت ہی منصوبہ بندی کے ساتھ اذہان میں قائم کیا گیا لہٰذا اس بیماری کو chronic deep seated fixed delusional disorder بھی کہا جا سکتا ہے۔ اور اس کا علاج بھی نہایت ہی مشکل ہے۔

اب ہم آتے ہیں ایلیوژن کی طرف اور اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ ایلیوژن کیا ہوتے ہیں اور ان کا شکار کون لوگ ہوتے ہیں؟؟

ایلیوژن کہتے ہیں misperceptions کو یعنی ایک حقیقت جو موجود ہے پر آپ کا دماغ اس کو غلط انداز میں دیکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک رسی لٹک رہی ہے اور آپ اس بات پر قائم ہو جاتے ہیں کہ یہ رسی نہیں سانپ ہے اور لاکھ آپ پر ثابت کیا جائے پر آپ ٹُس سے مس نہیں ہوتے۔ جبکہ ڈیلیوژن میں رسی تو موجود نہیں ہوتی پر آپ کا یقین ہوتا ہے کہ رسی موجود ہے اور وہ آپ کے گردن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور آپ تمام تشریحات کے باوجود بھی اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں۔

اب ہم ایلیوژن کے مفہوم کی طرف آتے ہیں اور ایک بار پھر آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کی طرف لے چلتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پیشگوئی میں ایک وجیہہ اور پاک لڑکا ہے۔ اب وجیہہ اور پاک لڑکا ایک حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ اب اگر ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ جو وجیہہ اور پاک لڑکا جو حقیقت میں موجود ہے وہ زکی غلام ہے اور وہ میں ہوں۔ جس طرح رسی کا موجود ہونا پر رسی کو سانپ سمجھنا ایلیوژن کہلاتا ہے اسی طرح وجیہہ اور پاک لڑکے کا زکی غلام میں تبدیل ہو جانا ہی illusional disorder کی مثال ہے۔

اَیلیوژن اور ڈیلیوژن دونوں کی ایک یکجا مثال مرزا طاہر احمد صاحب کی بیماری کے آخری ایام میں بھی ہمیں دیکھنے کو ملتی ہے ۔ مرزا طاہر احمد اپنے آخری ایام میں جب درس دیا کرتے تھے یا بعض اوقات جلسہ سالانہ کی تقاریر میں تو اُنکے سامنے بیٹھا ہوا شخص اُنہیں گھورتا ہو دکھائی دیتا تھا۔ جب کہ سامنے بیٹھا ہوا شخص ہرگز ہرگز ایسی گستاخی کا مرتکب نہیں ہوا کرتا تھا اور پھر آپ حضور پُرنور اچانک بل بلا اُٹھتے تھے جب سامنے بیٹھا ہوا شخص عبد الغفار جنبہ کی شکل میں اُنہیں نظر آتا تھا۔ اُمید کرتا ہوں کہ محترم خالد واسطی صاحب کو نہ صرف اَیلیوژن اور ڈیلیوژن میں فرق سمجھ آ گیا ہو گا بلکہ illusional اور delusional disorders سے بھی بھرپور آگاہی ہو گئی ہو گی۔

محترم خالد واسطی صاحب بچپن میں مستند ماہر ختنہ تو ضرور سنا کرتے تھے پر مستند ماہر نفسیات کا لفظ مغرب میں پہلی بار سننے کو ملا۔ آپ ایک بار دوبارہ تسلی کر لیجئے کہیں آپ غلطی سے کسی ماہر ختنہ سے تو اصلاح نہیں لے بیٹھے۔

خاکسار

ڈاکٹر مقصود احمد

اَمیر جماعت احمدیہ اصلاح پسند یو کے

06.04.2016